دستور

تحریک حریت جموں کشمیر

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ٥

دستور تحریک حُریت جموں کشمیر

دفعہ 1

تنظیم کا نام:

اس تنظیم کا نام تحریک حُریت جموں کشمیر ہوگا۔

دفعہ 2

دستور کا نفاذ:

یہ دستور اگست 2004ء سے نافذ العمل ہے۔

دفعہ 3

عقیدہ ونصب العین:

تحریک حُریت جموں کشمیر کا بنیادی عقیدہ اور نصب العین یہ ہوگا کہ وہ جموں کشمیر کی حدود میں خدا پرستی، انسان دوستی اور آخرت پسندی کی اخلاقی

بنیادوں پر جدوجہد آزادی کو اپنے تاریخی پس منظر کی روشنی میں منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل رہے گی۔ حصول حق خودارادیت کے بعد بھی یہ تنظیم اتحاد ملت اور اسلام کے منصفانہ اور عادلانہ نظام کے قیام کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ انشاءاللہ!

(تشریح): اس سلسلے میں تحریک حریت جموں کشمیر مندرجہ ذیل اہداف کے مطابق کام کرے گی۔

۱۔ اسلام:

اسلام جو ایک مکمل نظامِ زندگی اور ایک کامل طریقہ حیات ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح اور غیر مبہم اعلان ہے کہ

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾

"یعنی اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

اس آیت مبارکہ کے سلسلے میں صاحب تفہیم القرآن نے اپنی تفسیر کے حصہ اول صفحہ ۲۳۹ حاشیہ ۱۶ میں جو تشریح تحریر فرمائی ہے وہ کچھ یوں ہے:

"یعنی اللہ کے نزدیک انسان کے لئے جو صرف ایک ہی نظام زندگی اور ایک ہی طریقہ حیات صحیح و درست ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کو اپنا مالکِ و معبود تسلیم کرے اور اس کی بندگی و غلامی میں اپنے آپ کو بالکل سپرد کردے اور اس کی بندگی بجالانے کا

طریقہ خود ایجاد نہ کرے۔ بلکہ اُس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ سے جو ہدایت بھیجی ہے، ہر کمی بیشی کے بغیر صرف اُسی کی پیروی کرے۔ اسی طرز فکر و عمل کا نام (اسلام) ہے"۔

پھر اللہ پاک نے اپنے اسی نازل کردہ دین کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دین کامل اور مکمل ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً ط﴾

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تُم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے"۔

ان آیات مبارکہ کی روشنی میں یہ بات غیر مبہم انداز میں واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہنر کی شاہکار مخلوق انسان کے لئے صرف اسلام ہی کو صحیح، درست اور اپنے پسندیدہ طریق حیات اور نظامِ زندگی کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔ اس لئے اس دین کے قیام اور غلبہ کی خاطر اور اس کی ترویج و اشاعت کا فریضہ انجام دینے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام فرستادہ پیغمبروںؑ کے سلسلۃ الذہب کا بندوبست کیا اور پیغمبران کرامؑ کے اس گروہ سے تعلق رکھنے والے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائے کامل کی حیثیت سے پورے عالم انسانیت کی پیشوائی اور رہنمائی کے لئے

مبعوث فرمایا۔ پھر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی مُبرہن کر دی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد محض اس دین کی تبلیغ نہ تھا۔ بلکہ اسے دین کی نوعیت رکھنے والے تمام نظاماتِ زندگی پر غالب کر دینا تھا۔''

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اپنے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بحیثیت رسولؐ بھیجنے کے اپنے مقصد کی وضاحت کرنے کی خاطر جہاں سورہ توبہ اور سورہ فتح میں بطور خاص اپنی مرضی کا اعلان فرمایا ہے۔ وہاں سورہ صف میں بھی

﴿هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾

فرما کر اس حقیقت کا برملا اعلان کیا کہ ''وہی تو ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی نا گوار ہو۔''

صاحب تفہیم القرآن اس آیت مبارکہ کی تشریح اپنے تفسیری حاشیئے میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ''مشرکین'' کو نا گوار ہو، یعنی ان لوگوں کو جو اللہ کی بندگی کے ساتھ دوسروں کی بندگیاں ملاتے ہیں اور اللہ کے دین میں دوسرے دینوں کی آمیزش کرتے ہیں جو اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ پورا نظام زندگی صرف ایک خدا کی اطاعت اور ہدایت پر قائم ہو۔ جنہیں اس بات پر اصرار ہے کہ جس جس معبود کی چاہیں گے بندگی کریں گے اور جن جن فلسفوں اور نظریات پر چاہیں گے اپنے

عقاید واخلاق اور تہذیب وتمدن کی بنیاد رکھیں گے۔ ایسے سب لوگوں کے علی الرغم یہ فرمایا جارہا ہے کہ اللہ کا رسولؐ ان کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔ بلکہ اس لئے بھیجا گیا ہے کہ جو ہدایت اور دین حق وہ اللہ کی طرف سے لایا ہے اُسے پورے دین، یعنی نظام زندگی کے ہر شعبے پر غالب کردے۔ یہ کام اُسے بہرحال کرکے رہنا ہے۔ کافر اور مشرک مان لیں تو اور نہ مانیں تو اور مزاحمت میں ایڑی چوٹی کا زور لگادیں تو، رسولؐ کا یہ مشن ہر حالت میں پورا ہوکر رہے گا۔

مندرجہ ذیل بالا اسی قرآنی تشریح کی روشنی میں تحریک حریت جموں کشمیر بھی اسلام کو تمام بنی نوع انسان کے سامنے ایک نظامِ زندگی کی حیثیت سے پیش کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس میں کسی بھید بھاؤ اور کسی امتیازِ رنگ ونسل اور قوم وطن کی روادار نہیں ہے۔ بلکہ عدل وانصاف، امن وآشتی اور بھائی چارے کا یہ صالح نظام جو اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تحریک حریت اس نظام کو پوری انسانیت کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں سمجھتی اور فی الواقع امن عالم کے حقیقی قیام کو نظام اسلام کے قیام سے منسلک سمجھتی ہے اور تحریک حریت اپنی اس خواہش کو پوری انسانیت کی امانت سے تعبیر کرتی ہے۔

اس لئے تحریک حریت اپنے تین اہداف میں سے اس اولین ہدف کے قیام کے لئے ہر سطح پر ہر امکانی کوشش کے ساتھ سرگرم عمل رہے گی۔ انشاء اللہ! کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام ہر دور اور ہر زمانے میں قابل عمل نظام ہے۔ یہ ہر دور کے تقاضے

پورے کرسکتا ہے۔اس میں کسی قسم کی تنگی نہیں ہے۔جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾

دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔

سورہ حج کی اس مختصر سی آیت مبارکہ کے تفسیری حاشیئے میں صاحب تفہیم القرآن یوں رقمطراز ہیں؛

''نہ یہاں فکر وخیال پر وہ پابندیاں ہیں جو علمی ترقی میں مانع ہوں اور نہ عملی زندگی پر وہ پابندیاں جو تمدن اور معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ بنیں۔ایک سادہ اور سہل عقیدہ و قانون تم کو دیا گیا ہے جس کو لے کر تم جتنا آگے چاہو بڑھ سکتے ہو۔''

۲۔ آزادی:-

جموں کشمیر متنازعہ خطہ ہے۔ بھارتی حکومت اور سیاسی قیادت نے یہاں کے عوام کے ساتھ وعدے کئے ہیں۔پھر بھارت کی حکومت نے ہی یہ قضیہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لے لیا۔ جہاں تفصیلی بحث و تمحیص کے بعد کل ملا کر 18/ قراردادیں پاس کی گئی ہیں۔جن میں اس متنازعہ خطے کے عوام کو استصواب رائے عامہ کے ذریعہ بھارت اور پاکستان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کا حق دیدیا گیا ہے۔ جموں کشمیر کے عوام کی غالب اکثریت ان وعدوں اور قراردادوں کو عملانے کا مطالبہ کرتی ہے اور ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک عظیم اور بے مثال قربانیاں دے رہی ہے۔6/نومبر 1947ء کو صرف جموں میں اڑھائی لاکھ کے قریب مسلمان گاجر مولی

کی طرح کاٹ کرشہید کردئے گئے ہیں۔1988ء کے اواخر میں مسلح جدوجہد شروع ہوگئی جوآزادی پسندعوام کے لئے ایک زبردست مجبوری تھی۔ کیونکہ بھارتی حکومت نے طاقت کے نشے میں چورتمام پرامن اور جمہوری ذرائع مسترد کرتے ہوئے اپنا فوجی تسلط برقرار رکھنے کی پالیسی اپنارکھی ہے۔گذشتہ برسہابرس کے دوران میں ایک لاکھ لوگ شہید ہو چکے ہیں۔سینکڑوں مزارِشہداءآباد ہو چکے ہیں۔ ہزاروں افراد گرفتار کئے جانے کے بعد لاپتہ کردئے گئے۔ ہزاروں خواتین کی عزتیں اور عصمتیں بندوق کی نوک پرلوٹ لی گئی ہیں۔ ہزاروں بستیاں بلاسٹ کرکے یا نذرآتش کرکے زمین بوس اورخاکستر بنادی گئی ہیں۔ ہزاروں جوانوں اور بزرگوں کومختلف جیل خانوں میں قیدوبند کی صعوبتوں کا شکار بنایا جارہا ہے۔اس وقت بھی بھارت کی مختلف جیلوں اور جموں کشمیر کی جیلوں میں مرد بلکہ خواتین تک بے پناہ مشکلات اور مصائب کا شکار بنا کر پابندسلاسل ہیں۔

اس تناظر میں تحریک حریت جموں کشمیر کی تنظیم کا قیام صرف اورصرف اس لئے منصۂ شہود پرآیا کہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ ایک کروڑتیس لاکھ عوام کواپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیدیا جائے۔2004ء میں یورپین یونین کے ایک وفد نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرلیا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں متنازعہ مسئلہ کشمیر کا پرامن اور جمہوری حل ہے۔تحریک حریت نے بارہا اعلان کردیا ہے کہ استصواب رائے عامہ کا موقع فراہم کرکے جوبھی اکثریت کا فیصلہ ہوگا وہ بغیرکسی تحفظ

کے قبول کرلیا جائے گا۔ تحریک حریت جموں کشمیر چاہتی ہے کہ متنازعہ خطہ کے لوگوں کو صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں کے عملانے پرزور دینا چاہئے۔ کیونکہ یہی حل متنازعہ خطہ کی جغرافیائی وحدت برقرار رکھ سکتا ہے۔ فرقہ ورانہ میل ملاپ اور بھائی چارے کی سنہری اور صدیوں پرانی روایات کے تحفظ کی واحد ضمانت بھی یہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہی جمہوری اور انسانی حل ہے۔ متنازعہ مسئلہ کے دوفریق اگر اس مبنی برصداقت حل کو منوانے کے لئے یکسو ہو جائیں تو دیر سویر بھارت کو عوام کے جائز، پیدائشی، بنیادی اور مبنی برصداقت مؤقف کو تسلیم کرنا ہی پڑیگا۔

ضربت پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش   حاکمیت کا بُت سنگین دل و آئنہ رو!

۲۔ اتحاد ملت :-

پوری دنیا کی 6/ارب سے زائد آبادی میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب ساٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہ تعداد جن حیات بخش اصولوں اور نظام زندگی کی علمبردار ہے اگر وہ ان اصولوں کی آبیاری اور بالادستی کے لئے یکسو ہو کر کام کرے گی تو دنیا میں ایک صالح اور خوشگوار انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ 57 ملکوں میں مسلمانوں کی قومی حکومتیں ہیں اور قدرت نے ان ممالک کو بے پناہ وسائل سے مالا مال کر دیا ہے۔ جغرافیائی حیثیت سے ایک مالا میں پروئے ہوئے تابدار نگینے ہیں۔ اگر یہ اپنی حقیقت پہچان جائیں اور اپنے منصبی فرائض کی انجام دہی کے لئے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو رہنمائی اور ہدایت کا مرکز تسلیم کریں، نسلی،

قومی، وطنی اور گروہی اختلافات اور معاشی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف اسلام کے داعی اور نمائندے بن کر اپنے حکومتی اور مادی وسائل کو بروئے کار لائیں تو پوری دنیا جارح اور غاصب قوتوں کی چیرہ دستیوں سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ یہی مسلمانوں کا منصبی فریضہ تھا۔ جس سے غفلت اور کوتاہی برتنے کے نتیجے میں آج پوری ملت استعماری قوتوں کے پنجۂ استبداد میں جکڑی ہوئی ہے اور رسولؐ کی پیشن گوئی پوری ہو رہی ہے۔

﴿وَجَعَلَ ذِلَّةَ وَصِغَارَ عَلَىٰ مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ ٥﴾

''جو لوگ میری ہدایات اور رہنمائی سے انحراف کریں گے اُن کے لئے ذلّت اور خواری مقدر ہوگی۔''

تحریک حریت جموں کشمیر کی وجہ تاسیس اسلام، آزادی اور اتحاد ملت کے حیات بخش اصولوں کی بنیاد پر صالح اور سلیم الفطرت افراد کو منظّم، متحد اور متحرک بنانا ہے۔ تاکہ عالمِ انسانیت کی حقیقی خدمت کا فریضہ انجام دیا جا سکے۔ عالم انسانیت کے لئے زندگی کی جدید سہولیات کی فراہمی، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ایجادات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ، زیادہ اہم اور بنیادی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے کہ انسان کو انسانیت کی بنیادی اقدار سے آشنا کر کے، اللہ کی بندگی، وحدت آدم اور آخرت کی ابدی زندگی کی سہولتوں اور راحتوں کے حصول کیلئے تیار کیا جائے، روشن اور خوشحال مستقبل اصل میں آخرت کا مستقبل ہی ہو سکتا ہے۔ دنیا کی آسائشیں، راحتیں اور

سہولتیں بہت عارضی، فانی اور محدود وقت اور عمر کے لئے ہیں۔ ان کی بنیاد پر روشن مستقبل کا دعویٰ کرنا، عقل و خرد کا دیوالیہ پن ہے۔

تحریک حریت پوری انسانی برادری کو بالعموم اور افرادِ ملت کو بالخصوص اس دیوالیہ پن سے نجات دلا کر ابدی خوشحالی، فراغت اور روشن مستقبل کی ضمانت فراہم کرے گی۔ (انشاءاللہ!)

دفعہ 4

طریق کار:

تحریک حُریت جموں کشمیر کا طریق کار پُر امن، سیاسی اور جمہوری اقدار پر مبنی ہوگا۔ جن میں اسلامی اقدار کی پابندی لازمی ہوگی۔

دفعہ 5

رُکنیت:

(ا)۔ ہر عاقل و بالغ شخص بلا امتیاز، جنس، زبان و رنگ، برادری اور پیشہ تحریک حُریت جموں کشمیر کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ شعور کی بیداری کے ساتھ تحریک حُریت جموں کشمیر کے نصب العین کی خاطر اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر کے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں دینے کا عملی مظاہرہ کرے اور ساتھ ہی اپنے دائرہ اثر میں اچھی شہرت کا حامل ہو۔ منکرات سے پاک و صاف

ہو کر صالحیت وصلاحیت کا حسین امتزاج رکھتا ہو۔ ہر رکن تحریک کے لئے لازم ہوگا کہ وہ زکوٰۃ وعشر کے علاوہ اپنی آمدنی کا معقول حصہ تحریک حریت کی ضروریات کے پیشِ نظر مرکزی نظم کے ساتھ باہمی افہام وتفہیم کے بعد ادا کرتا رہے۔

(ب)۔ عوام الناس سے جو لوگ تحریک حریت کے نصب العین کے ساتھ اتفاق رکھتے ہوں اُنہیں تحریک میں جنرل ممبر کی حیثیت سے لیا جائے گا۔

(ج)۔ تحریک حریت جموں کشمیر کی حدود میں رہنے والے تمام ابنائے وطن بالخصوص غیر مسلم بھائیوں کے سامنے بھی اپنی تحریک کی دعوت بشمول مقصد، نصب العین، اہداف اور طریق کار بے کم وکاست پیش کرنے میں کوئی بھید بھاؤ اور امتیاز روا نہیں رکھے گی اور اتفاق پیدا ہونے کی صورت میں انسانی برادری کے اِن بھائیوں کو بھی اپنی صفوں میں معاونین کے طور شامل کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہونے دے گی۔ انشاءاللہ!

دفعہ 6

مرکزی اور ذیلی نظام:

(ا)۔ تحریک کا نظام شورائی ہوگا اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی، صوبائی، ضلعی،

تحصیلی ، بلاک اور حلقہ کے نظاموں پر مشتمل ہوگا۔شہری علاقوں میں محلّہ اور دیہی علاقوں میں گاؤں کی سطح تک تحریک کا نظام قائم ہوگا۔

(ب) مرکزی نظام

تحریک کا مرکزی نظام چیرمین، جنرل سیکریٹری اور مجلس شوریٰ پر مشتمل ہوگا۔

(ج) مرکز میں مرکزی نظم کی زیرنگرانی حسبِ ضرورت شعبہ جات تشکیل دیے جائینگے اور ہر شعبہ کا سربراہ سیکریٹری شعبہ کہلائے گا۔

دفعہ 7

چیرمین:

تحریک کا سربراہ چیرمین کے نام سے موسوم ہوگا۔جس کی حیثیت اس تحریک کے رہنما کی ہوگی۔ اراکین تحریک حُریت جموں کشمیر اسکی اطاعت فی المعروف کے پابند ہونگے۔

دفعہ 8

چیرمین کے انتخاب کے لئے مطلوبہ صفات:

چیرمین کے انتخاب میں حسب ذیل صفات کوملحوظ نظر رکھنا ضروری ہوگا؛

(ا) وہ کسی منصب کا امیدوار نہ ہو۔

(ب) وہ اسلامی اور اخلاقی اقدار کی پاسداری میں تحریک حُریت جموں کشمیر میں شامل ارکان کے مقابلے میں ممتاز ہو۔تقویٰ و دینی بصیرت، امانت و دیانت، تدبر، اصابت رائے ،عزم و جزم ،معاملہ فہمی اور قوت فیصلہ،حلم و بُردباری،تحریکی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی ،دستور کی پابندی،استقامت اور مفوضہ ذمہ داریوں کو انجام دینے کی صلاحیت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی تنظیم میں سب سے بہتر ہو۔

دفعہ 9

چیرمین کے انتخاب کا طریق کار:

(ا) چیرمین کا انتخاب اراکین تحریک کی خفیہ رائے کے ذریعے ہوگا اور آراء کی مجرد اکثریت فیصلہ کن ہوگی۔ غیر معمولی حالات میں انفرادی رابطے کے بعد تحریری آراء کے ذریعے یہ عمل انجام دیا جائے گا۔

(ب) چیرمین کا انتخاب تین سال کیلئے ہوا کریگا۔

(ج) چیرمین کا عہدہ کسی وجہ سے خالی ہونے کی صورت میں مجلس شوریٰ بہ اتفاق رائے یا مجرد اکثریت سے چھ ماہ کیلئے قائمقام چیرمین کا انتخاب کریگی اور چھ ماہ کی مدت گذرنے سے قبل ہی باضابطہ نئے چیرمین کا انتخاب ہوگا۔

دفعہ 10

چیرمین کے فرائض و اختیارات:

(ا) فرائض:

چیرمین تحریک کیلئے لازم ہوگا کہ وہ؛

① ہر معاملہ میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمان برداری کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔

② پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ تنظیم کی رہنمائی کرے

③ اہم معاملات مجلس شوریٰ کے مشورہ سے طے کرے۔

④ روزمرہ کے معاملات میں کسی مشورے کی ضرورت نہیں۔

⑤ وہ اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر تحریک کے مفاد اور اس کے کام اور ذمہ داریوں کو ترجیح دے۔

⑥ دستور کے مطابق تنظیم کے نظم کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس سلسلے میں وہ اپنے جملہ افعال کیلئے مجلس شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

(ب) اختیارات:

ا تنظیم کے جملہ امور کی انجام دہی اور اس کے املاک کا تحریک کے مفاد میں تصرف کرنا۔

۲ تحریک میں ارکان کے داخلہ اور اخراج کا فیصلہ کرنا۔

۳ شوریٰ کے مشورہ سے جنرل سیکریٹری کی تقرری اور برخاستگی کا اقدام کرنا۔

۴ جنرل سیکریٹری کے ماتحت مرکزی شعبوں کے سیکریٹریز کا بمشورہ شوریٰ تقرر کرنا۔

5 ہنگامی صورتِ حال میں دستیاب ارکان شوریٰ سے ہی مشورہ طلب کرنا۔

۶ تنظیم اور تحریکی ضرورتوں کے پیشِ نظر ضلعی یا کل ریاستی اجتماعات ارکان طلب کرنا۔

۷ کسی خاص فنی اور ٹیکنیکی مسئلے میں ضرورت پڑنے پر صائب الرائے اور تجربہ کار فرد یا افراد سے ان کی ماہرانہ رائے حاصل کرنا۔

۸ جملہ ارکان تحریک حریت میں سے تین ارکان کو مرکزی مجلس شوریٰ کے لئے نامزد کرنا۔

۹ صوبائی اور ضلعی مجالس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق کرنا۔

۱۰ منظور کردہ بجٹ کی حدود میں تحریک کے بیت المال سے تحریکی کاموں پر خرچ کرنا۔

دفعہ 11

مجلس شوریٰ:

چیرمین کے فرائض منصبی کی انجام دہی کے سلسلے میں مشورے کیلئے ایک مجلس شوریٰ ہوگی۔ جسکا انتخاب ارکان تحریک تنظیمی اکائیوں کی بنیاد پر اسطرح کرینگے کہ ہر ضلع سے 25 ارکان کے لئے 1، 26 سے 50 تک 2 اور 50 سے زیادہ کیلئے زیادہ سے زیادہ 3 ارکان شوریٰ کے لئے منتخب ہوا کریں گے۔ چیرمین اور جنرل سیکریٹری بر بناء عہدہ مجلس شوریٰ کے ارکان ہونگے۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب 3 سال کے لئے ہوگا۔

دفعہ 12

ارکان مجلس شوریٰ کے اوصاف:

ارکان مجلس شوریٰ کیلئے ان ہی اوصاف کا ہونا ضروری ہے جسکا ذکر دفعہ (8) میں آچکا ہے۔

دفعہ 13

مجلس شوریٰ کے اجلاس:

ا۔ انتخابی عمل پورا ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر چیرمین تحریک مجلس

شوریٰ کا افتتاحی اجلاس طلب کرے گا۔ مجلس شوریٰ کے سال میں معمول کے دو اجلاس ہوا کرینگے۔ پہلے اجلاس میں آنے والے سال بھر کیلئے پروگرام اور تنظیمی ڈھانچہ کی تشکیل دینے کے علاوہ بجٹ پاس ہوا کریگا۔ جبکہ دوسرے اجلاس میں کارکردگی کی رپورٹ پیش کی جائیگی اور سال بھر کے کام کاج کا جائزہ لیا جائیگا۔

۲۔ چیرمین تحریک مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کسی خاص مسئلے کے متعلق شریکِ اجلاس کرسکتا ہے۔ البتہ وہ شخص یا اشخاص ووٹ دینے کے حقدار نہیں ہونگے۔

۳۔ مجلس شوریٰ کے ہر رکن کو مجلس کے اجلاس میں بحث وتنقید، محاسبہ اور آزادانہ رائے کا حق حاصل ہوگا۔

۴۔ مجلس شوریٰ کے فیصلے قرآن وسنت کی روشنی میں اتفاق رائے سے ہوا کریں گے۔ اختلاف رائے کی صورت میں فیصلے مجرد اکثریت کی بنیاد پر ہونگے۔ برابر، برابر رائے کی صورت میں چیرمین کا ووٹ فیصلہ کن ہوگا۔

دفعہ 14

غیر معمولی اجلاس:

(ا) مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس ضرورت پڑنے پر چیرمین کسی

بھی وقت طلب کرنے کا مجاز ہوگا یا اگر مجلس شوریٰ کے کم از کم پانچ ارکان اسکے انعقاد کا تحریری مطالبہ کرینگے تو چیرمین پندرہ دنوں کے اندر اندر مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کرنے کا مکلّف ہوگا۔

(ب) چیرمین پر عدمِ اعتماد کی تجویز کم از کم پانچ ارکان شوریٰ تحریری طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ اس صورتحال میں چیرمین شوریٰ کا ہنگامی اجلاس ایک ماہ کے اندر اندر بلانے کا مکلّف ہوگا۔ تحریکِ عدمِ اعتماد کامیاب ہونے کی صورت میں ایک ماہ کے اندر اجتماعِ ارکان میں اس کی توثیق کرانا لازمی ہوگا۔ تحریک عدمِ اعتماد کی توثیق ہونے کی صورت میں اسی اجلاس میں چیرمین کا نیا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ تحریک عدم اعتماد ناکام ہونے کی صورت میں مجلس شوریٰ خود بخود معزول ہوجائے گی اور شوریٰ کی معزولی کی صورت میں بھی اسی اجتماعِ ارکان میں انتخاب شوریٰ بھی عمل میں لایا جائے گا۔

دفعہ 15

نصاب:

مجلس شوریٰ کا نصاب ارکان کی کل تعداد کی دو تہائی پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر دوسرے اجلاس

کیلئے کوئی نصاب نہ ہوگا۔

دفعہ 16

جنرل سیکریٹری:

(ا) چیرمین تحریک حریت مجلس شوریٰ کے مشورہ سے ایک جنرل سیکریٹری کا تقرر کریگا یہ تقرر اس وقت تک قائم رہ سکیگا جب تک چیرمین ان کے کام سے مطمئن ہو۔ البتہ جنرل سیکریٹری کی برخاستگی اُن کی تقرری کی طرح مجلس شوریٰ کے مشورہ سے ہی ہوگی ۔ جنرل سیکریٹری کا تقرر کرتے وقت ان اوصاف کوملحوظ نظر رکھا جائے گا۔

(ب) اوصاف:

۱ وہ کسی منصب کا امیدوار نہ ہو۔

۲ فہم دین، تقوی، امانت داری، تدبر، اصابت رائے، معاملہ فہمی، قوتِ فیصلہ، حلم، بردباری، دستورتحریک کی پابندی اور راہ خدا میں استقامت اور تنظیمی صلاحیت کے لحاظ سے ارکان تحریک میں بہتر ہو۔

(ب) فرائض و اختیارات:

جنرل سیکریٹری، تحریک کے تمام مرکزی شعبوں کا نگران اور انہیں اطمینان بخش طریقہ پر چلانے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور

۱۔ تحریک کے نظام کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھنے۔ تمام ماتحت نظموں پر نگاہ رکھنے اور تحریک کی کارکردگی سے چیرمین تحریک کو ہر وقت باخبر رکھنے کا بھی مکلّف ہوگا۔

۲۔ ماتحت ارکانِ تحریک اور نظام سے مسلسل رابطہ رکھے، ان کی کارروائیوں سے باخبر رہے۔ انہیں حالات کے مطابق ہدایات دیتا رہے۔

۳ جنرل سیکریٹری تحریک میں ارکان کے ادخال واخراج کی رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ چیرمین تحریک کو پیش کیا کرے گا۔

۴۔ جنرل سیکریٹری اپنے فرائض چیرمین تحریک کی ہدایت کے تحت انجام دے گا اور اس ضمن میں وہ چیرمین تحریک کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

دفعہ 17

سیکریٹری شعبہ جات:

۱۔ مرکز میں مرکزی نظم کی زیر نگرانی حسبِ ضرورت شعبہ جات تشکیل دئے جائینگے اور ہر شعبہ کا سربراہ سیکریٹری شعبہ کہلائے گا۔

۲۔ چیرمین تحریک مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے مرکزی شعبہ جات کیلئے سیکریٹریز کا تقرر کرے گا۔

۳۔ سیکریٹریز کا تقرر کرتے وقت چیرمین تحریک حسبِ ضرورت ان کی

صلاحیت اور مہارت کوملحوظ نظر رکھے گا۔

۴۔ ہر سیکریٹری شعبہ اپنے متعلقہ شعبہ کی کارکردگی کے حوالے سے بشمول دیگر رفقاء کار جنرل سیکریٹری کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

۵۔ تمام سیکریٹری شعبہ جات جنرل سیکریٹری کے ماتحت کام کریں گے اور روز مرہ کے ضروری معاملات میں جنرل سیکریٹری سے ہدایات حاصل کرتے رہیں گے۔

دفعہ 18

صوبائی، ضلعی، تحصیلی اور مقامی سطح پر نظم کی تشکیل :

(ا) صوبائی نظم:

۱۔ صدر صوبہ

صدر صوبہ کا تقرر چیرمین تحریک مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔صدر صوبہ کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کوملحوظ نظر رکھا جائے گا جن کا ذکر دفعہ (8) میں آچکا ہے۔صوبائی صدر کے فرائض واختیارات اپنے دائرہ کار کے اندر وہی ہونگے جو چیرمین تحریک حریت کو پوری ریاست میں حاصل ہونگے۔صدرِ صوبہ اپنے جملہ فرائض کیلئے چیرمین تحریک کو جوابدہ ہوگا۔صدرِ صوبہ کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔

۲۔ سیکریٹری صوبہ

سیکریٹری صوبہ کا تقرر صدرِ صوبہ اپنی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے عمل میں لائے گا۔ سیکریٹری صوبہ کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا جن کا ذکر دفعہ (16 ''ب'') میں آچکا ہے۔ سیکریٹری صوبہ اپنے جملہ فرائض کے لئے صدرِ صوبہ کو جوابدہ ہوگا۔ سیکریٹری صوبہ کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔ صوبائی سیکریٹری کے اپنے صوبے کی حدود میں وہی اختیارات ہوں گے جو جنرل سیکریٹری کے پوری ریاست میں ہیں

۳۔ صوبائی مجلس شوریٰ

صوبائی صدر کی معاونت ومشاورت کے لئے صدورِ اضلاع پر ہی مشتمل مجلس شوریٰ ہوا کرے گی۔ صوبائی مجلس شوریٰ کی مدت ایک سال ہوگی۔

(ب) ضلعی نظم:

۱۔ صدرضلع

صدر ضلع کا تقرر چیرمین تحریک مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔ صدر ضلع کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا جن کا ذکر دفعہ (8) میں آچکا ہے۔ ضلع صدر کے فرائض و

اختیارات اپنے دائرہ کار کے اندر وہی ہونگے جو صدرِ صوبہ کو اپنے صوبہ میں حاصل ہونگے۔ صدرِ ضلع اپنے جملہ فرائض کیلئے صدرِ صوبہ کو جوابدہ ہوگا۔ صدرِ ضلع کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔

۲۔ سیکریٹری ضلع

سیکریٹری ضلع کا تقرر صدرِ ضلع اپنی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے عمل میں لائے گا۔ سیکریٹری ضلع کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا جن کا ذکر دفعہ (16 ''ب'') میں آچکا ہے۔ سیکریٹری ضلع اپنے جملہ فرائض کے لئے صدرِ ضلع کو جوابدہ ہوگا۔ سیکریٹری ضلع کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔

۳۔ ضلعی مجلس شوریٰ

ضلعی مجلس شوریٰ زیادہ سے زیادہ 10 / ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جن کا انتخاب ارکانِ ضلع اس طرح کریں گے کہ اس میں ہر تحصیل کی نمائندگی موجود ہو۔ ضلعی مجلس شوریٰ کی مدتِ کارکردگی ایک سال ہوگی۔

(ج) تحصیل نظم:

۱۔ صدر تحصیل

صدر تحصیل کا تقرر صدرِ ضلع ضلعی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔ صدر تحصیل کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا

جن کا ذکر دفعہ (8) میں آچکا ہے۔ تحصیل صدر کے فرائض واختیارات اپنے دائرہ کار کے اندر وہی ہونگے جو صدرِ ضلع کو پورے ضلع میں حاصل ہونگے۔ صدرِ تحصیل اپنے جملہ فرائض کیلئے صدرِ ضلع کو جوابدہ ہوگا۔ صدرِ تحصیل کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔

۲۔ سیکریٹری تحصیل

سیکریٹری تحصیل کا تقرر صدرِ تحصیل اپنی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے عمل میں لائے گا۔ سیکریٹری تحصیل کا تقرر کرتے وقت اُن اوصاف کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا جن کا ذکر دفعہ (16 ''ب'') میں آچکا ہے۔ سیکریٹری تحصیل اپنے جملہ فرائض کے سلسلے میں صدرِ تحصیل کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ سیکریٹری تحصیل کا تقرر ایک سال کے لئے ہوگا۔

۳۔ تحصیل مجلس شوریٰ

تحصیل مجلس شوریٰ 5/ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جن کا انتخاب ارکانِ تحصیل اس طرح کریں گے کہ اس میں ہر تحصیل کو پانچ زونوں میں تقسیم کرکے ہر زون کی طرف سے نمائندگی موجود ہو۔ تحصیل مجلس شوریٰ کی مدت ایک سال ہوگی۔

(ط) مقامی نظم:

صدر تحصیل، اپنے حدودِ کار میں، بلاک، حلقہ اور دیہی سطح پر تحریک حریت

کا نظم تشکیل دینے کا مجاز ہوگا۔

دفعہ 19

بیت المال:

تحریک کو مؤثر طریقہ سے چلانے کیلئے مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی سطح پر مرکزی بیت المال قائم کئے جائیں گے۔ بیت المال سے متعلق نظم ونسق کے جملہ اختیارات چیرمین تحریک کو حاصل ہوں گے۔

دفعہ 20

ذرائع آمدن:

تحریک کے بیت المال کو مستحکم کرنے کی ذمہ داری تحریک کے ہر رکن پر عائد ہوگی۔ آمدنی کے ذرائع مندرجہ ذیل ہونگے۔

① اراکین تحریک اور اس کے کام سے ہمدردی اور دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات سے عطیات وموعودہ رقوم کی وصولی۔

② ماتحت بیت المال سے موصول ہونے والا زرِاعانت۔

③ تحریکی مطبوعات اور مکتبوں سے حاصل ہونے والا منافع

④ تحریکی املاک یا تحریک کیلئے وقف کردہ جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

⑤ عمومی چندہ کی فراہمی۔

⑥ صدقاتِ واجبہ (عشر و زکواۃ، صدقہ فطر) صدقاتِ نافلہ، خیرات وغیرہ

دفعہ 21

بیت المال پر تصرف کے اختیارات :

① مرکزی، صوبائی، ضلعی، تحصیلی اور مقامی بیت المال بالترتیب چیرمین اور متعلقہ صدور کے ماتحت ہوا کریں گے۔ چیرمین کو بیت المال اور ذیلی بیت المال سے متعلقہ صدور کو ہر تحریکی کام پر خرچ کرنے کا اختیار ہوگا۔ ہر ماتحت صدر اپنے بالائی نظم کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ ذیلی صدور اپنی اپنی مجلس شوریٰ کے علاوہ بالائی نظم کے سامنے جوابدہ ہونگے۔

② بیت المال کے آمد وخرچ کے معاملہ میں چیرمین مرکزی مجلس شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

③ تحریک کے بیت المال کا آڈٹ ہر سال ماہرین حسابات کے ذریعہ کرایا جانا لازمی ہوگا۔ ماہرین کا تقرر مجلس شوریٰ کیا کریگی۔ آڈٹ کمیٹی کی رپورٹ برائے بحث مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہوا کریگی۔

④ ہر ماتحت بیت المال کی سالانہ آڈٹ رپورٹ مرکز کو پیش کرنا لازمی

ہوگا۔ علاوہ ازیں مرکزی آڈٹ کمیٹی کسی بھی وقت کسی بھی ماتحت بیت المال کی جانچ پڑتال کرسکتی ہے۔

دفعہ 22

تنقید و محاسبہ:

ا) اسلامی آداب کا بھرپور لحاظ رکھتے ہوئے ہر رکن کو تحریک کے مفاد میں اپنے کسی ہمسفر رکن یا ذمہ دار تحریک پر تنقید و محاسبہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

ب) تنقید کے حدود و آداب:

① تنقید ہر وقت ہر صحبت میں نہ ہو بلکہ ارکان کے کسی خصوصی اجتماع میں چیرمین تحریک کی اجازت سے ہو۔ اس سے پہلے انفرادی طور یا بالائی نظم کے ذریعے اصلاح کرنے کی کوشش کی جائے۔

② تنقید کرنے والا اللہ کو شاہد سمجھ کر پہلے خود اپنے دل کا جائزہ لے لے کہ وہ اخلاص اور خیر خواہی کے جذبے سے تنقید کر رہا ہے۔ یا اس کا کوئی نفسانی محرک ہے۔ اگر پہلی صورت ہو تو بے شک تنقید کی جائے ورنہ زبان بند کر کے خود اپنے نفس کو اس ناپاکی سے بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔

③ تنقید کا لہجہ اور زبان دونوں ایسے ہونے چاہیں جن سے ہر سننے والے کو محسوس ہو کہ آپ فی الواقع اصلاح چاہتے ہیں۔ بلا تحقیق کسی کے خلاف کچھ کہنا ایک گناہ ہے جس سے فساد رونما ہوتا ہے۔

④ جس شخص پر تنقید کی جائے اسے تحمل کے ساتھ بات سننی چاہیے اور انصاف کے ساتھ اس پر غور کرنا چاہیے۔ جو بات حق ہو اسے سیدھی طرح مان لینا چاہیے اور جو بات غلط ہو اس کی بہ دلائل تردید کرنی چاہیے۔ تنقید سن کر طیش میں آجانا کبر اور غرور نفس کی علامت ہے۔

دفعہ 23

منصب سے معزولی اور رُکنیت سے اخراج:

① کسی صاحب منصب کو، منصب سے معزول کرنے کا مجاز وہ شخص یا اشخاص ہونگے جنہیں اس منصب کیلئے کسی کے تقرر یا انتخاب کا حق ہوگا۔

② اخراج کے سلسلے میں فیصلے سے پہلے، اگر ضرورت محسوس کیجائے تو چیرمین تحریک یا صدر ضلع اُسے معطل بھی کرسکتا ہے۔

③ متعلقہ رکن کو اخراج سے پہلے اُسے صفائی پیش کرنے کیلئے

ایک ماہ کا وقت دیا جائے گا اور متعلقہ رکن کو حتمی اخراج سے پہلے وجوہ اخراج سے مطلع کیا جائے گا۔

④ اخراج کے لئے دستور کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی بنیاد ہوسکتی ہے۔

⑤ تحریک حریت میں رکنیت حاصل ہونے کے بعد کسی اور تنظیم میں شمولیت اخراج کا سبب ہوگا۔

⑥ حتمی فیصلۂ اخراج چیرمین تحریک متعلقہ نظم کی سفارشات کی روشنی میں کریگا۔

دفعہ 24

قواعد سازی:

ضرورت پڑنے پر اس دستور کے منشاء کو پورا کرنے کیلئے چیرمین مجلس شوریٰ کے مشورہ سے ذیلی قواعد وضوابط مرتب کرانے کا مجاز ہوگا۔ لیکن کوئی بھی ایسا ذیلی قاعدہ (Rule) آئین کی روح کے منافی نہ ہو۔

دفعہ 25

دستور میں ترمیم:

مرکزی مجلس شوریٰ اس دستور میں کسی بھی ترمیم کو سادہ اکثریت سے منظور

کر سکتی ہے۔ البتہ دفعات نمبر 3 اور 4 میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی ہے۔

دفعہ 26

اس دستور کی کسی دفعہ کے اطلاق یا تعبیر میں اختلاف رائے پیدا ہونے کی صورت میں تعبیر کا حتمی اختیار مرکزی مجلس شوریٰ کو ہوگا۔

ختم شد

﴿يا أيها الناس اعبدوا ربكم الذى
خلقكم والذين من قبلكم لعلكم
تتقون﴾

اسلام آزادی اتحاد ملت